بسم اللہ الرحمن الرحیم

فضائل مولا علی علیہ السلام

از زبان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مؤلف

علامہ سید عبدالحسین شرف الدین موسوی عاملیؒ

مترجم

کرار حسین اظہری مبارکپوری

شرف الدین، عبدالحسین، ۱۸۷۳-۱۹۵۸م (المراجعات۔اردو۔برگزیدہ۔)

فضائل مولاعلی علیہ السلام از زبان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم/مولف شرف الدین عبدالحسین موسوی عاملی، مترجم کرار حسین

اظہری مبارکپوری ہندی-مشہد: بنیاد پژوہش ھای اسلامی، ۱۳۹۰۔ص ۸۰ فیپا

ا۔علی ابن ابی طالب (ع)، امام اول، ۲۳ قبل از ہجرت-۴۰ق۔فضائل-احادیث۔۲۔شیعہ-دفاعیہ ھاوردیہ ھا۔

الف۔اظہری مبارکپوری، کرار حسین، مترجم۔ب۔بنیاد پژوہش ھای اسلامی۔

BP ۲۱۲/۵/۴ش۴م۴۰۴۶۱۳۹۰ ۲۹۷/۴۷۹

کتابخانہ ملی جمہوری اسلامی ایران ۵۹۰۰۷۵

نام کتاب: فضائل مولاعلی ؑ از زبان نبی ﷺ

مؤلف: علامہ سید عبدالحسین شرف الدین موسوی عاملیؒ

مترجم: کرار حسین اظہری مبارکپوری ہندی نزیل حوزۂ علمیہ قم مقدسہ ایران

تصحیح وترتیب: سید سبط حیدر زیدی مشہد مقدس کمپوزنگ: محمد رضا اظہری

ناشر : (اسلامی تحقیقات فاؤنڈیشن) بنیاد پژوہشھای اسلامی آستانہ قدس رضوی مشہد مقدس

تعداد: یک ہزار (۱۰۰۰) قیمت: ۳۶۰۰۰ ریال ISBN: ۹-۵۰۴-۹۷۱-۹۶۴-۷۸

مطبع: آستانہ قدس رضوی طبع اوّل : ۱۸/ذی الحجہ ۱۴۳۲ھ، ۲۰۱۱ء

www.islamic-rf.ir info@ islamic-rf.ir

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

قَالَ النّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم

نَضَّرَ اللّٰہُ عَبۡدًا سَمِعَ مَقَالَتِیۡ فَوَعَاھَا وَ بَلَّغَھَا مَنۡ لَّمۡ یَسۡمَعۡھَا : خداخوش کرے اس بندہ کو جو میری باتوں (حدیثوں) کو سنے (لکھے) اور جس نے نہیں سنا ہے اس تک پہونچائے.

(رسالہ پیامبر امیؑ: شہید مرتضیٰ مطہریؒ،ص۶۴،بحوالہ کافی:۱/۴۰۳)

دعائے سلامتیٔ امام زمانہ علیہ السلام

محدث قمیؒ نے تیئیسویں (۲۳) شب قدر کے اعمال میں تحریر فرمایا ہے: اِس شب بلکہ ہروقت امام زمانہ حضرت حجت (عَجَّلَ اللّٰہُ تعالیٰ فَرَجَہُ الشَّرِیْف) کی سلامتی کے لئے اس دعا کی تکرار کرتا رہے: اَللّٰھُمَّ کُنْ لِّوَلِیِّکَ الْحُجَّۃِ بْنِ الْحَسَنِ صَلَوَاتُکَ عَلَیْہِ وَ عَلٰٓی آبَآئِہٖ فِیْ ھٰذِہِ السَّاعَۃِ وَ فِیْ کُلِّ سَاعَۃٍ وَّلِیّاً وَّ حَافِظاً وَّ قَآئِداً وَّ نَاصِراً وَّ دَلِیْلاً وَّ عَیْناً حَتّٰی تُسْکِنَہٗ اَرْضَکَ طَوْعاً وَّ تُمَتِّعَہٗ فِیْھَا طَوِیْلاً. (مفاتیح الجنان: محدث قمیؒ، باب۲، فصل۳، ص۴۱۷، ۴۲۶ نمبر۴)

﴿اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّعَجِّلْ فَرَجَھُمْ﴾

مومنین کرام ہرروز وشب کم ازکم ایک مرتبہ اس دعا کو ضرور پڑھیں

فہرست مطالب

❀ عرض مترجم... ۹
علامہ سید شرف الدین عاملیؒ کے مختصر حالات........................ ۱۲
کتاب المراجعات کا اثر... ۱۵
۱۔علی علیہ السلام نیکوکاروں کے امام اور بدکاروں کے قاتل ہیں....... ۱۷
۲۔علی علیہ السلام تمام مسلمانوں کے سردار ہیں.......................... ۱۹
۳۔علی علیہ السلام تمام پرہیزگاروں کے ولی ہیں......................... ۲۱
۴۔شاباش! مسلمانوں کے سردار!.................................. ۲۲
۵۔علی علیہ السلام سب سے آخری وصی ہیں............................ ۲۳
۶۔علی علیہ السلام ہدایت کا پرچم ہیں.................................. ۲۵

فضائل مولا علی علیہ السلام از زبان نبی صلی اللہ علیہ وسلم ٦

٧۔علی علیہ السلام اِس امت کے فاروق ہیں........................... ٢٧

٨۔علی علیہ السلام سے محبت کرنا جبرئیل کا پیغام ہے...................... ٢٩

٩۔علی علیہ السلام میرے علم کا دروازہ ہیں................................ ٣١

١٠۔علی علیہ السلام میری حکمت کا دروازہ ہیں.......................... ٣٣

١١۔علی علیہ السلام کی محبت، ایمان ہے.................................. ٣٤

١٢۔علیؑ! میرے بعد تم ہی امت کا اختلاف دور کرو گے.......... ٣٥

١٣۔علی علیہ السلام کی نسبت مجھ سے میرے رَبّ جیسی ہے.......... ٣٦

١٤۔علی علیہ السلام باب حطہ (ومغفرت) ہیں.......................... ٣٧

١٥۔علی علیہ السلام مجھ سے ہیں... ٣٨

١٦۔علی علیہ السلام کا اطاعت گزار میرا اطاعت گزار ہے.............. ٣٩

١٧۔علیؑ! تم سے جدا ہونے والا مجھ سے جدا ہونے والا ہے........ ٤١

١٨۔علی علیہ السلام کو برا بھلا کہنے والا مجھے برا بھلا کہنے والا ہے........ ٤٢

فضائل مولا علی علیہ السلام از زبان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم..۷
۱۹۔علی علیہ السلام کا دوستدار میرا دوستدار ہے..........................۴۳
۲۰۔علیؑ !تم دنیا و آخرت میں سردار ہو................................۴۴
۲۱۔علیؑ !تم سے دشمنی کرنے والے پروائے ہو......................۴۶
۲۲۔علی علیہ السلام سے محبت، جنت کی ضامن ہے......................۴۷
۲۳۔علی علیہ السلام کا دوستدار، خدا کا دوستدار ہے.....................۴۹
۲۴۔علی علیہ السلام کا دوستدار، جنتِ عدن میں ساکن ہوگا...........۵۱
۲۵۔علی علیہ السلام کا محبّ، جنتِ خلد میں ساکن ہوگا..................۵۳
۲۶۔علی علیہ السلام کی راہ پر چلو اُن کی راہ، راہِ ہدایت ہے...........۵۵
۲۷۔علی علیہ السلام کی ہتھیلی عدالت میں میری ہتھیلی جیسی ہے......۵۷
۲۸۔فاطمہؑ !تمھارے شوہر کو خدا نے منتخب کیا ہے................۵۸
۲۹۔علی علیہ السلام ہادی و رہنما ہیں...................................۶۰
۳۰۔علیؑ !صرف تم کو اور مجھ کو مسجد میں جنب ہونے کا حق ہے....۶۱

۳۱۔علی علیہ السلام میری امت پر حجت ہیں.............................۶۲
۳۲۔ جنت کے دروازہ پر لکھا ہے: علی علیہ السلام رسولؐ کے بھائی ہیں.......۶۳
۳۳۔ساق عرش پر لکھا ہے: میں نے علی علیہ السلام کے ذریعہ نبیؐ کی مدد کی..۶۴
۳۴۔علی علیہ السلام تمام بزرگ انبیاء کے صفات کا مظہر ہیں.......۶۵
۳۵۔علیؑ! تمھارے اندر عیسیٰ علیہ السلام کی مثَل موجود ہے...........۶۷
۳۶۔علی علیہ السلام نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان لانے میں سبقت کی ۶۸
۳۷۔علی علیہ السلام تمام صدیقین سے افضل ہیں...................۷۰
۳۸۔علیؑ ! یہ امت تم سے غداری کرے گی.......................۷۲
۳۹۔علی علیہ السلام تاویل قرآن پر جنگ کریں گے.................۷۴
۴۰۔علیؑ !تم سات (۷) صفات میں ممتاز ہو.....................۷۷
منابع (کتابیات)..۸۰

تمت فہرس

عرض مترجم

انقلاب اسلامی ایران اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آج تک تمام دشمنان اسلام کے ہر قسم کے حملوں سے محفوظ رہ کر اپنی اہم ذمہ داریاں پوری کر رہا ہے خداوند عالم سے دعا ہے کہ اسے اپنی پناہ میں رکھ کر ہمارے آخری امام علیہ السلام کے عظیم جہانی انقلاب سے متصل کر دے۔(آمین)

انقلاب کے بعد اس مقدس سرزمین پر بسنے والے علماء اور فضلاء کو سنہرا موقع ملا بعض اہل قلم کو حکومت کی جانب سے بھی پوری پوری حمایت حاصل ہوئی جس کے نتیجہ میں بہت سے علمی، ادبی، تحقیقی اور مفید آثار وجود میں آگئے جن کے ذریعہ دین اور دین کے حقیقی رہنماؤں کا تعارف کرایا ان حضرات کے پیغامات کو کائنات کے چپہ چپہ میں پہنچایا خداوند عالم چہاردہ معصومین علیہم السلام کے طفیل میں ان مخلص خادمین دین اور مسلمین کو جزائے خیر دے اور انھیں مزید توفیقات سے نوازے اور آئندہ بھی انھیں مزید آثار و برکات کی توفیقات سے نوازتا رہے ہمیں بھی ان کے علمی، فکری تخلیقات سے استفادہ کا موقع دے۔(آمین)

نورانی حضرات کے نورانی کلمات، رحمانی پیغامات اور انسان ساز روایات کا یہ سلسلہ الگ الگ جلدوں میں پیش کیا جا رہا ہے چنانچہ چہل (۴۰) حدیث کی سترہویں (۱۷) جلد حاضر ہے ان شاء اللہ عنقریب ''ہندی'' میں بھی یہ ترجمے شائع کئے جائیں گے۔

امید ہے کہ ان احادیث کے مطالعہ سے ہمارے قارئین کرام کی زندگی میں ایک انقلاب پیدا ہوگا وہ بیدار ہوں گے اور پھر مزید ایسے ہی دوسرے علمی، اصلاحی آثار کے طلبگار ہوں گے ساتھ ہی اجر وثواب کے بھی مستحق ہوں گے ہر شیعہ کی اہمیت اہل بیت علیہم السلام کی نظروں میں اسی مقدار میں ہے جس قدر اسے ان حضرات کی روایات سے آشنائی ہے۔

اس کتاب میں حلاّل مشکلات، مولائے کائنات حضرت علی علیہ السلام کے فضائل ومناقب پر مشتمل علامہ مجاہد، مناظر سید عبدالحسین شرف الدین موسوی عاملیؒ کی مشہور ومقبول کتاب ''المراجعات'' سے چالیس (۴۰) روایات کو نقل کیا گیا ہے ان روایات میں یہ خصوصیت ہے کہ یہ سب اہل سنت کی کتابوں سے نقل کی گئی ہیں، یہ تمام احادیث ''المراجعات'' نامہ (خط) نمبر ۴۸ سے نقل کی گئی ہیں

مرحومؒ نے یہ خط ۸؍محرم ۱۳۳۰ھ میں لکھا تھا.

تمام احادیث کے حوالے اسی خط نمبر ۴۸ میں نہیں ہیں علامہ شرف الدینؒ اس خط سے پہلے جو احادیث بیان کر چکے تھے ان کے حوالے مختصر طور پر صرف اس طرح دے دیئے کہ یہ حدیث، خط نمبر فلاں میں گزر چکی ہے اِس کتاب میں وہ حوالے بھی نقل کر دیئے گئے ہیں بہرحال یہ احادیث آقائے امامی کے مراجعات کے فارسی ترجمہ میں صفحہ ۲۹۴ سے ۳۰۷ تک ہیں.

مومنین کرام کی بصیرت اور علامہ شرف الدینؒ سے مزید عقیدت کے لئے مختصر طور پر مرحوم کے حالات زندگی بھی بیان کر دیئے گئے ہیں، حقیر مترجم ناشر کا نہایت شکر گزار ہے۔ والسلام

مترجم: کرار حسین اظہری ہندی

حوزۂ علمیہ قم مقدسہ۔ مورخہ ۲۷؍شعبان ۱۴۲۸ھ بروز دوشنبہ

علامہ سید شرف الدین عاملیؒ کے مختصر حالات

شاید علاّمہ کو ان کے معاصر آقا بزرگ تہرانیؒ صاحبِ الذریعہ سے بہتر کوئی دوسرا نہ پہچانتا ہو انھوں نے اس سلسلہ میں فرمایا: اگر کوئی شرف الدینؒ کی توصیف کرنا چاہے تو یہ کہے:

وہ عقلمند مجتہد، بے مثال متکلم، محقق فلسفی، معتبر اصولی، عظیم مفسر، سچے محدث، حجت مورخ، زبردست خطیب، نقاد محقق، بزرگ ادیب ہیں ہاں ! ان کے اندر یہ تمام صفات ہیں ان کے علاوہ وہ ایک مردمیدان اور مجاہد ہیں جنھوں نے مذہب حق کی حمایت و نصرت میں بہت سی کتابیں لکھی ہیں اور جگہ جگہ استدلالی تقریریں کی ہیں، مذہب جعفری اگرچہ خود حقانیت و شہرت رکھتا ہے لیکن اگر اس کے باوجود بھی ہم یہ کہیں کہ اس پر شرف الدینؒ کی خدمات کا احسان ہے

تو یہ کوئی مبالغہ نہیں ہے کیونکہ انھوں نے اس مذہب کو دوبارہ جدید طریقہ سے نشر کیا.(کشکول اظہری: جلد۲۳، نمبر۶۲، بحوالہ شرف الدینؒ: حکیمی، ص۶۷، ۱۱۱)

آپ کے بعض اساتذہ کے نام:

سید کاظم طباطبائیؒ، آخوند خراسانیؒ اور سید حسن صدرؒ، آپ ۸۷/سال کی عمر میں رحلت فرما گئے اور نجف اشرف میں دفن کیئے گئے شیعہ علماء میں صرف ''شرف الدّینؒ'' کو یہ شرف حاصل ہوا کہ آپ نے مسجد الحرام میں نماز جماعت قائم کی اس کی امامت آپ کے ذمہ تھی یہ اتحاد بین المسلمین کا اعلیٰ نمونہ ہے.

محمد رضا حکیمی نے کتاب ''شرف الدین'' میں لکھا ہے:

جن لوگوں نے ان کے بارے میں قلم اٹھایا اور چلایا ہر ایک نے علم و ادب اور فضیلت میں ان کے بلند مقام کی تعریف کی ہے.(کشکول اظہری: جلد۲۳، نمبر۶۲، بحوالہ شرف الدینؒ: ص۱۶۹)

علامہ امینیؒ نے فرمایا:

''شیعہ کو شرف الدینؒ کے علم پر فخر کرنا چاہئے...'' (کشکول اظہری: جلد۲۳، نمبر۶۲، بحوالہ شرف الدینؒ: ص۱۵۱)

علامہ امینیؒ نے علامہ شرف الدینؒ کو ''مصلح اکبر'' بتایا علامہ شرف الدینؒ نے ۱۴رذی الحجہ ۱۳۶۸ھ میں الغدیر کے لئے تقریظ لکھ کر مؤلف کے پاس ارسال کی علامہ امینیؒ نے اسے ساتویں جلد کے شروع میں درج کر کے لکھا:

''اس خط کو ''مصلح اکبر'' آیت اللہ سید عبدالحسین شرف الدین عاملیؒ نے لکھا ہے پوری امت انھیں اچھی طرح پہچانتی اوران کی خدمات کا شکر ادا کرتی ہے وہ ہمیشہ اسلامی معاشرہ کی اصلاح میں لگے رہتے ہیں اور لوگوں کو دین الٰہی کی دعوت دیتے ہیں مسلمانوں کے مصالح ومسائل کی طرف توجہ رکھتے ہیں نیز مذہب حق کی ترویج میں ہمہ تن مشغول رہتے ہیں. (کشکول اظہری: جلد۲۳، نمبر۶۲)

کتاب المراجعات کا اثر:

ایک سنی استاد حسین الغفار مصری نے جب کتاب المراجعات کا مطالعہ کیا تو انھوں نے اپنے تاثرات کو اس طرح بیان کیا: ”...میں خدا کو حاضر وناظر جان کر کہہ رہا ہوں کہ پوری کتاب پڑھتے ہی میرے پچھلے افکار وعقائد بدل گئے اور شیعہ کے متعلق میرا نظریہ تبدیل ہو گیا میں اپنا فریضہ سمجھتا ہوں کہ مثبت پہلو سے غور وفکر کروں تا کہ ان دونوں اسلامی فرقوں کے درمیان قربت پیدا کرسکوں.(کشکول اظہری: جلد۲۳،نمبر۶۳،بحوالہ شرف الدینؒ:ص۲۴۴، بحوالہ المراجعات،مقدمہ/۳۷،طبع بیستم)

صاحبِ المراجعات کی وفات حسرت آیات:

علامہ عاملیؒ ۱۲۹۰ھ میں کاظمین میں پیدا ہوئے تھے اور بروز منگل ۱۰ر جمادی الثانیہ ۱۳۷۷ھ میں بیروت کے ایک اسپتال میں رحلت فرما گئے بیروت میں تشیع کے بعد جنازہ کو بغداد لایا گیا پھر بغداد سے کاظمین تک ہاتھوں ہاتھ پہنچایا گیا ۵ر گھنٹوں تک طولانی تشیع ہوئی نہایت احترام کے ساتھ کربلائے معلیٰ پھر نجف اشرف منتقل کیا گیا ہر جگہ تعطیل ہوگئی حضرت علی علیہ السلام کے حرم مطہر میں لاکر آیت اللہ سید محمد کاظم یزدیؒ کی آرامگاہ کے پہلو والے حجرہ میں دفن کیا گیا پھر دنیا کے بہت سے ملکوں میں آپ کی مجالس ترحیم منعقد کی گئیں اگر ان کے سوگ میں کہے گئے اشعار کو جمع کیا جائے تو کئی جلدوں پر مشتمل پوری کتاب تیار ہو جائے گی۔ (کشکول اظہری: جلد ۲۳، نمبر ۶۴، بحوالہ شرف الدینؒ: تلخیص از صفحات ۲۴۷ تا ۲۴۹، بحوالہ نقباء البشر: آقا بزرگ تہرانیؒ: ۳ر۱۰۸۵۔۱۰۸۶)

﴿حدیث نمبر ۱﴾

﴿علی علیہ السلام نیکوکاروں کے امام اور بدکاروں کے قاتل ہیں﴾

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ:

حضرت علی علیہ السلام کے دوش مبارک پر دست مبارک رکھ کر بلند آواز سے فرمایا : **ھٰذَا اِمَامُ الْبَرَرَۃِ قَاتِلُ الْفَجَرَۃِ مَنْصُوْرٌ مَّنْ نَّصَرَہٗ مَخْذُوْلٌ مَّنْ خَذَلَہٗ:** یہ نیک لوگ کے امام، برے لوگوں کے قاتل ہیں، ان کی مدد کرنے والا منصور و کامیاب ہے اور ان کو ذلیل کرنے والا خود ذلیل و خوار ہے۔

(مستدرک حاکم: ۱۲۹/۳؛ کنز العمال: ۱۵۳/۶، ح ۲۵۲۷)

حاکم نے اس حدیث کو جناب جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کر کے کہا:
اس حدیث کی سند ''صحیح'' ہے لیکن بخاری اور مسلم نے اس
کو نقل نہیں کیا ہے.

ثعلبی نے تفسیر کبیر میں آیت ولایت کی تفسیر کے ذیل میں
اس حدیث کو ابوذر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے.

﴿حدیث نمبر۲﴾

﴿علی علیہ السلام تمام مسلمانوں کے سردار ہیں﴾

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ:

حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں میرے اوپر تین (۳) چیزوں کی وحی ہوئی ہے:

اِنَّهٗ سَیِّدُ الْمُسْلِمِیْنَ وَ اِمَامُ الْمُتَّقِیْنَ وَ قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ: حضرت علی علیہ السلام تمام مسلمانوں کے سردار، تمام پرہیزگاروں کے امام اور ان تمام لوگوں کے رہبر ہیں جن کا چہرہ اور پیشانی نورانی ہوگی.

(مستدرک حاکم:۳/۱۳۸؛ کنز العمال:۶/۱۵۷، ح ۲۶۲۸)

حاکم نے کہا: یہ حدیث "صحیح" ہے لیکن بخاری و مسلم نے
اسے نقل نہیں کیا ہے.

اس حدیث کو بارودی، ابن قانع اور ابو نعیم نے بھی نقل
کیا ہے.

﴿حدیث نمبر ۳﴾

﴿علی علیہ السلام تمام پرہیزگاروں کے ولی ہیں﴾

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ:

اِنَّہٗ سَیِّدُ الۡمُسۡلِمِیۡنَ وَ وَلِیُّ الۡمُتَّقِیۡنَ

وَ قَآئِدُ الۡغُرِّ الۡمُحَجَّلِیۡنَ.

میرے اوپر وحی نازل ہوئی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام

مسلمانوں کے سردار، پرہیزگاروں کے ولی اور ان لوگوں

کے رہبر ہیں جن کا چہرہ اور پیشانی نورانی ہوگی.

(کنزل العمال:۶/۱۵۷، ح۲۶۳۰)

یہ حدیث ابن نجار اور سنن کے مؤلفین نے بھی نقل کی ہے.

﴿حدیث نمبر ۴﴾

﴿شاباش! مسلمانوں کے سردار!﴾

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ لِعَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلامُ:

مَرْحَباً بِسَیِّدِ الْمُسْلِمِیْنَ وَ اِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ.

حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا:

شاباش! مسلمانوں کے سردار! اور پرہیزگاروں کے امام!

(حلیۃ الاولیاء، اصفہانی :۱/۶۶؛ شرح نہج البلاغہ:ابن ابی الحدید معتزلی:۲/۴۵۰، ح۱۱؛ کنز العمال:۶/۱۵۷، ح۱۶۲۷)

﴿حدیث نمبر ۵﴾

﴿علی علیہ السلام سب سے آخری وصی ہیں﴾

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ:

اَوَّلُ مَنْ یَّدْخُلُ مِنْ ھٰذَا الْبَابِ اِمَامُ الْمُتَّقِیْنَ وَ سَیِّدُ الْمُسْلِمِیْنَ وَ یعْسُوْبُ الدِّیْنِ وَ خَاتَمُ الْوَصِیِّیْنَ وَ قَآئِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ: جو شخص سب سے پہلے اس دروازہ سے داخل ہوگا وہ پرہیزگاروں کا امام، مسلمانوں کا سردار، یعسوب الدین، خاتم الوصیین اور قائد الغر المحجلین ہوگا.

اتنے میں حضرت علی علیہ السلام داخل ہوگئے آنحضرتؐ نے ان کو بشارت دیتے ہوئے اٹھ کر استقبال کیا پھر گلے سے لگایا

ان کی پیشانی سے پسینہ صاف کیا اور فرمایا:

علیؑ! تم ہی میرا قرض ادا کرو گے، میری آواز (اور پیغام) لوگوں تک پہنچاؤ گے اور جس میں لوگ اختلاف کریں گے اسے بیان کرو گے.

(شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید معتزلی، ۴۵۰/۲، ح۹)

اس حدیث کو حلیۃ الاولیاء میں انس سے نقل کیا ہے.

﴿حدیث نمبر۶﴾

﴿علی علیہ السلام ہدایت کا پرچم ہیں﴾

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ:

اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيَّ فِيْ عَلِيٍّ اَنَّهُ رَايَةُ الْهُدٰى وَ اِمَامُ اَوْلِيَآئِيْ وَ نُوْرُ مَنْ اَطَاعَنِيْ وَ هُوَ الْكَلِمَةُ الَّتِيْ اَلْزَمْتُهَا الْمُتَّقِيْنَ.

خداوند عالم نے مجھ سے حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں اس طرح سفارش کی ہے:

حضرت علی علیہ السلام ہدایت کا پرچم، میرے دوستوں کے امام، میری اطاعت کرنے والوں کے لئے نور ہیں

اور ایسا کلمہ ہیں کہ متقین کو جن کے ساتھ رہنا میں نے
ضروری قرار دیا ہے.

(حلیۃ الاولیاء، اصفہانی: ۱/۶۶؛ شرح نہج البلاغۃ: معتزلی، ۲/۴۴۹، ح ۳)

یہ چھ (۶) حدیثیں حضرت علی علیہ السلام کی امامت پر نص
صریح ہیں اور ان کی اطاعت کو واجب بتاتی ہیں .

﴿حدیث نمبر ۷﴾

[علی علیہ السلام اِس امت کے فاروق ہیں]

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ:

اِنَّ ھٰذَ اَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِیْ وَ اَوَّلُ مَنْ یُّصَافِحُنِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَ ھٰذَا الصِّدِّیْقُ وَ ھٰذا فَارُوْقُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ یَفْرُقُ بَیْنَ الْحَقِّ وَ الْبَاطِلِ وَ ھٰذَا یَعْسُوْبُ الْمُوْمِنِیْنَ.

پیغمبر اکرمؐ نے اپنے دست مبارک سے حضرت علی علیہ السلام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:

یہ وہ ہیں جو سب سے پہلے مجھ پر ایمان لائے اور قیامت میں یہی سب سے پہلے مجھ سے مصافحہ کریں گے، یہ صدیق اور اِس امت کے فاروق ہیں، حق اور باطل کے درمیان جدائی ڈالنے والے ہیں اور یہ مومنین کے سردار ہیں.

(کنزالعمال: ۱۵۶/۶، ح ۲۶۰۸؛ المعجم کبیر، طبرانی: ۲۶۹/۶؛ الکامل، ابن عدی: ۲۲۹/۴)

﴿حدیث نمبر۸﴾

﴿علی علیہ السلام سے محبت کرنا جبرئیل کا پیغام ہے﴾

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ:

یَا مَعۡشَرَ الۡاَنۡصَارِ! اَلَآ اَدُلُّکُمۡ عَلٰی مَآ اِنۡ تَمَسَّکۡتُمۡ بِہٖ لَنۡ تَضِلُّوۡا اَبَداً ھٰذَا عَلِیٌّ فَاَحِبُّوۡہُ بِحُبِّیۡ وَ اَکۡرِمُوۡہُ بِکَرَامَتِیۡ فَاِنَّ جَبۡرَآئِیۡلَ اَمَرَنِیۡ بِالَّذِیۡ قُلۡتُ لَکُمۡ عَنِ اللّٰہِ عَزَّ وَ جَلَّ.

اے گروہ انصار! کیا میں تمھیں ایک ایسی چیز نہ بتادوں کہ جب تک تم اس سے متمسک رہو گے کبھی گمراہ نہیں ہو گے؟ یہ علی (علیہ السلام) ہیں ان کو بھی میری طرح سے دوست رکھو!

اور میری ہی طرح سے ان کا اکرام واحترام کرو کیونکہ میں نے جو کچھ تم سے بیان کیا ہے جبرئیل علیہ السلام نے خدا کی جانب سے مجھے اس کا حکم دیا ہے.

(کنزالعمال:۶/۱۵۷، ح۲۶۲۵؛شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید معتزلی:۲/۴۵۰، ح۱۰؛المعجم ،کبیر،طبرانی:۳/۸۸)

﴿حدیث نمبر ۹﴾

﴿علی علیہ السلام شہر علم کا دروازہ ہیں﴾

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ:

اَنَاْ مَدِیۡنَۃُ الۡعِلۡمِ وَ عَلِیٌّ بَابُھَا فَمَنۡ اَرَادَ الۡعِلۡمَ فَلۡیَاۡتِ الۡبَابَ.

میں شہر علم ہوں اور حضرت علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہیں

پس جس کو علم چاہیے وہ دروازہ سے آئے.

(المعجم الکبیر، طبرانی: ۵۵/۱۱؛ جامع الصغیر، سیوطی: ص ۱۰۷؛

مستدرک حاکم: ۲۲۶/۳)

امام احمد بن محمد بن صدیق مغربی ساکن قاہرہ نے اس
حدیث کی تصحیح میں "فتح الملک العلی بصحة باب
مدینة العلم علی" نام کی ایک مستقل کتاب لکھی جو
۱۳۵۴ھ میں مصر میں شائع ہوئی.

نوٹ: عربی میں "اَرَادَ" کے بعد لفظ "علم" ہے اور یہی
صحیح بھی ہے پس ترجمہ فارسی میں غلطی سے اس کی
جگہ "مدینة" آگیا ہے!

﴿حدیث نمبر ۱۰﴾

﴿علی علیہ السلام دار حکمت کا دروازہ ہیں﴾

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ:

اَنَاۡ دَارُ الۡحِکۡمَۃِ وَ عَلِیٌّ بَابُھَا.

میں حکمت کا گھر ہوں اور حضرت علی علیہ السلام اس کا دروازہ ہیں.

(سنن ترمذی: ۳۰۱/۵؛ کنز العمال: ۴۰۱/۶؛ جامع الصغیر، سیوطی: ۱۷۰/۱)

﴿حدیث نمبر ۱۱﴾

﴿علی علیہ السلام کی محبت، ایمان ہے﴾

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ:

عَلِیٌّ بَابُ عِلۡمِیۡ وَ مُبَیِّنٌ مِّنۡ بَعۡدِیۡ لِاُمَّتِیۡ مَآ اُرۡسِلۡتُ بِہٖ حُبُّہٗ اِیۡمَانٌ وَّ بُغۡضُہٗ نِفَاقٌ.

حضرت علی علیہ السلام میرے علم کا دروازہ ہیں اور میرے بعد میری امت کے لئے ان چیزوں کو بیان کرنے والے ہیں جن کے لئے میں (دنیا میں) بھیجا گیا ہوں ان کی محبت، ایمان اور ان سے بغض و دشمنی، نفاق ہے.

(کنز العمال: ۶/۱۵۶)

﴿حدیث نمبر۱۲﴾

﴿علیؑ! میرے بعد تم ہی امت کا اختلاف دور کرو گے﴾

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ لِعَلِیٍّ عَلَیۡہِ السَّلامُ:

اَنۡتَ تُبَیِّنُ لِاُمَّتِیۡ مَا اخۡتَلَفُوا فِیۡہِ مِنۡ بَعۡدِیۡ.

میرے بعد میری امت کے لوگ جن چیزوں میں اختلاف کریں گے انھیں تم واضح طور پر بیان کرو گے.

(مستدرک حاکم:۱۲۲/۳؛ کنز العمال:۱۵۶/۶)

حاکم نے کہا:

بخاری و مسلم کے شرائط کے مطابق یہ حدیث ''صحیح'' ہے لیکن اس کے باوجود بھی انھوں نے اسے نقل نہیں کیا ہے.

﴿حدیث نمبر ۱۳﴾

﴿علی علیہ السلام کی نسبت مجھ سے میرے ربّ جیسی ہے﴾

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ:

عَلِیٌّ مِنِّیۡ بِمَنۡزِلَتِیۡ مِنۡ رَّبِّی.

مجھ سے علی علیہ السلام کی نسبت وہی ہے جو میری نسبت میرے

خدا سے ہے.

(صواعق: ص۱۰۶، باب ۱۱، مقصد ۵، آیت ۱۴)

﴿حدیث نمبر ۱۴﴾

﴿علی علیہ السلام باب حطہ (ومغفرت) ہیں﴾

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ:

عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ بَابُ حِطَّۃٍ مَّنْ دَخَلَ مِنْہُ کَانَ مُؤْمِناً وَّ مَنْ خَرَجَ مِنْہُ کَانَ کَافِراً.

دار قطنی نے کتاب الافراد میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بطور مرفوع نقل کیا ہے: حضرت علی علیہ السلام بن ابی طالب علیہ السلام باب حطہ ہیں جو اس دروازہ سے آئے وہ مومن ہے اور جو اس سے خارج ہو جائے وہ کافر ہے.

(کنز العمال: ۶/۱۵۳، ح ۲۵۲۸)

﴿حدیث نمبر۱۵﴾

﴿علی علیہ السلام مجھ سے ہیں﴾

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ:

عَلِیٌّ مِّنِّی وَ اَنَاْ مِنۡ عَلِیٍّ وَّ لَایُؤَدِّیۡ عَنِّیۡ اِلَّا اَنَاْ اَوۡ عَلِیٌّ.

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر میدان عرفات میں فرمایا: علی علیہ السلام مجھ سے ہیں اور میں علی علیہ السلام سے ہوں کوئی بھی میری جانب سے (پیغام الٰہی) نہیں پہنچا سکتا یا میں پہنچا سکتا ہوں یا پھر علی علیہ السلام

(سنن ابن ماجہ: ص۹۲؛ سنن ترمذی: ۳۰۰/۵؛ سنن نسائی: ۴۵/۵؛ کنز العمال: ۱۵۳/۳، ح۲۵۳۱؛ مسند امام احمد: ۱۶۴/۴)

﴿حدیث نمبر۱۶﴾

﴿علی علیہ السلام کا اطاعت گزار میرا اطاعت گزار ہے﴾

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ:

مَنۡ اَطَاعَنِیۡ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰہَ وَ مَنۡ عَصَانِیۡ عَصَی اللّٰہَ وَ مَنۡ اَطَاعَ عَلِیّاً فَقَدۡ اَطَاعَنِیۡ وَ مَنۡ عَصٰی عَلِیّاً فَقَدۡ عَصَانِیۡ.

جس نے میری اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی اور جس نے علی علیہ السلام کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے علی علیہ السلام کی نافرمانی کی اس نے میری بھی

نافرمانی کی۔(مستدرک حاکم:۳/۱۲۱)

ذہبی نے تلخیص میں اس حدیث کو نقل کر کے کہا:

بخاری ومسلم کے نزدیک یہ حدیث ''صحیح'' ہے۔

﴿حدیث نمبر ۱۷﴾

﴿علیؑ! تم سے جدا ہونے والا مجھ سے جدا ہونے والا ہے﴾

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ لِعَلِیٍّ عَلَیۡہِ السَّلَامُ:

یَاعَلِیُّ! مَنۡ فَارَقَنِیۡ فَقَدۡ فَارَقَ اللّٰہَ

وَ مَنۡ فَارَقَکَ فَقَدۡ فَارَقَنِی.

اے علیؑ! جو مجھ سے جدا ہوگا وہ خدا سے جدا ہو جائے گا اور

جو تم سے جدا ہوگا وہ مجھ سے جدا ہو جائے گا.

(مستدرک حاکم: ۳/۱۲۴)

حاکم نے کہا: یہ حدیث ''صحیح'' ہے لیکن بخاری اور مسلم نے

اسے نقل نہیں کیا ہے.

﴿حدیث نمبر۱۸﴾

﴿علی علیہ السلام کو برا بھلا کہنے والا مجھے برا بھلا کہنے والا ہے﴾

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ:

مَنْ سَبَّ عَلِیّاً فَقَدْ سَبَّنِی.

جس نے حضرت علی علیہ السلام کو برا بھلا کہا گویا اس نے مجھے برا بھلا کہا.(مستدرک حاکم:۱۲۱/۳؛مسند احمد:۳۲۳/۶؛خصائص العلویہ،نسائی،ص۱۷)

حاکم نے کہا: بخاری اور مسلم کے شرائط کے مطابق یہ حدیث ''صحیح'' ہے.

ذہبی نے بھی تلخیص میں اس کو''صحیح'' بتایا ہے.

﴿حدیث نمبر۱۹﴾

﴿علی علیہ السلام کا دوستدار میرا دوستدار ہے﴾

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ:

مَنْ اَحَبَّ عَلِیّاً فَقَدْ اَحَبَّنِیْ

وَ مَنْ اَبْغَضَ عَلِیّاً فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ.

جو حضرت علی علیہ السلام کو دوست رکھے گا وہ مجھے بھی دوست رکھے گا اور جو حضرت علی علیہ السلام کو دشمن رکھے گا وہ مجھے بھی دشمن رکھے گا. (مستدرک حاکم: ۳/۱۳۰)

حاکم کے علاوہ ذہبی نے بھی تلخیص مستدرک میں اس کو ''صحیح'' بتایا ہے.

﴿حدیث نمبر۲۰﴾

﴿علیؑ! تم دنیا و آخرت میں سردار ہو﴾

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ لِعَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ:

یَا عَلِیُّ! اَنْتَ سَیِّدٌ فِی الدُّنْیَا سَیِّدٌ فِی الْآخِرَةِ
حَبِیْبُکَ حَبِیْبِیْ وَ حَبِیْبِیْ حَبِیْبُ اللّٰهِ وَ عَدُوُّکَ
عَدُوِّیْ وَ عَدُوِّیْ عَدُوُّ اللّٰهِ وَ الْوَیْلُ لِمَنْ
اَبْغَضَکَ بَعْدِیْ.

اے علیؑ! تم دنیا و آخرت میں سردار ہو، تمھارا دوست میرا دوست ہے اور میرا دوست، خدا کا دوست ہے اور تمھارا دشمن میرا دشمن ہے میرا دشمن، خدا کا دشمن ہے،

وائے ہو اس پر جو میرے بعد تم سے بغض و دشمنی کرے.

(مستدرک حاکم: ۱۲۸/۳)

حاکم نے کہا: بخاری اور مسلم کے شرائط کے مطابق یہ حدیث ''صحیح'' ہے لیکن اس کے باوجود بھی انھوں نے اس کو نقل نہیں کیا ہے.

﴿حدیث نمبر۲۱﴾

[علیؑ! تم سے دشمنی کرنے والے پر وائے ہو]

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ لِعَلِیٍّ عَلَیْہِ السَّلَامُ:

یَا عَلِیُّ! طُوبٰی لِمَنْ اَحَبَّکَ وَ صَدَقَ فِیْکَ وَ وَیْلٌ لِّمَنْ اَبْغَضَکَ وَ کَذَبَ فِیْکَ.

اے علیؑ! جس نے تمھیں دوست رکھا اور تمھارے بارے میں سچ کہا اس کو خوشی ومبارک ہو اور جس نے تم سے دشمنی کی اور تمھارے بارے میں جھوٹ کہا اس پر وائے ہو.

حاکم نے کہا: یہ حدیث ''صحیح'' ہے لیکن بخاری اور مسلم نے اسے نقل نہیں کیا ہے. (مستدرک حاکم: ۱۳۵/۳)

﴿حدیث نمبر ۲۲﴾

﴿علی علیہ السلام سے محبت، جنت کی ضامن ہے﴾

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ:

مَنۡ اَرَادَ اَنۡ یَّحۡیٰی حَیَاتِیۡ وَ یَمُوۡتَ مَیۡتَتِیۡ وَیَسۡکُنَ جَنَّۃَ الۡخُلۡدِ الَّتِیۡ وَعَدَنِیۡ رَبِّیۡ فَلۡیَتَوَلَّ عَلِیَّ بۡنَ اَبِیۡ طَالِبٍ فَاِنَّہٗ لَنۡ یُّخۡرِجَکُمۡ مِّنۡ ھُدٰی وَ لَنۡ یُّدۡخِلَکُمۡ فِیۡ ضَلَالَۃٍ.

جو میری طرح زندہ رہنا چاہتا ہے اور میری طرح مرنا چاہتا ہے اور اس جاودانی جنت میں رہنا چاہتا ہے جس کا وعدہ میرے رب نے مجھ سے کیا ہے وہ علی بن ابی طالب (علیہما السلام) سے محبت کرے

کیونکہ وہ کسی وقت بھی تمھیں ہدایت سے خارج نہیں کریں گے اور گمراہی میں داخل نہیں کریں گے.

(مستدرک حاکم:۳/۱۲۸؛المعجم الکبیر طبرانی:۵/۱۹۴؛ کنز العمال:۱۱/۶۱۱؛ ۶/۱۵۵، ح۲۵۷۷؛ تاریخ مدینۃ دمشق:۴۲/۲۴۲؛ منتخب کنز العمال مسند احمد ابن حنبل کے حاشیہ پر:۵/۳۲)

﴿حدیث نمبر ۲۳﴾

﴿علی علیہ السلام کا دوستدار، خدا کا دوستدار ہے﴾

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ:

اُوْصِیْ مَنْ آمَنَ بِیْ وَ صَدَقَنِیْ بِوِلَایَۃِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَمَنْ تَوَلَّاہُ تَوَلَّانِیْ وَ مَنْ تَوَلَّانِیْ فَقَدْ تَوَلَّی اللّٰہَ وَ مَنْ اَحَبَّہٗ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَ مَنْ اَحَبَّنِیْ فَقَدْ اَحَبَّ اللّٰہَ وَ مَنْ اَبْغَضَہٗ فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ وَ مَنْ اَبْغَضَنِیْ فَقَدْ اَبْغَضَ اللّٰہَ عَزَّ وَ جَلَّ.

جو مجھ پر ایمان لایا ہے اور میری تصدیق کی ہے میں اسے حضرت علی علیہ السلام کی ولایت کی سفارش و تاکید کرتا ہوں

پس جو شخص ان کی ولایت کو قبول کرے گا وہ میری ولایت کو بھی قبول کرے گا اور جو میری ولایت کو قبول کرے گا وہ خدا کی ولایت کو بھی قبول کرے گا اور جو حضرت علی علیہ السلام کو دوست رکھے وہ مجھے بھی دوست رکھے گا اور جو مجھے دوست رکھے گا وہ خدا کو بھی دوست رکھے گا اور جو حضرت علی علیہ السلام سے دشمنی کرے گا وہ مجھ سے بھی دشمنی کرے گا اور جو مجھ سے دشمنی کرے گا وہ خداوند عالم سے بھی دشمنی کرے گا.

(المعجم الکبیر طبرانی:۲۳/۳۸۰؛ تاریخ مدینۃ دمشق :۴۲/۲۴۰؛ کنز العمال:۶/۱۵۴، ح۲۵۷۱)

﴿حدیث نمبر ۲۴﴾

﴿علی علیہ السلام کا دوستدار، جنتِ عدن میں ساکن ہوگا﴾

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ:

مَنۡ سَرَّہٗ اَنۡ یَّحۡیٰی حَیَاتِیۡ وَ یَمُوۡتَ مَمَاتِیۡ وَ یَسۡکُنَ جَنَّۃَ عَدۡنٍ غَرَسَھَا رَبِّیۡ فَلۡیَتَوَلَّ عَلِیّاً مِنۡ بَعۡدِیۡ وَ لۡیُوَالِ وَلِیَّہٗ وَ لۡیَقۡتَدِ بِاَھۡلِ بَیۡتِیۡ مِنۡ بَعۡدِیۡ فَاِنَّھَا عِتۡرَتِیۡ خُلِقُوا مِنۡ طِیۡنَتِیۡ وَ رُزِقُوا فَھۡمِیۡ وَ عِلۡمِیۡ فَوَیۡلٌ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ بِفَضۡلِھِمۡ مِنۡ اُمَّتِیۡ اَلۡقَاطِعِیۡنَ صِلَتِیۡ لَآ اَنَالَھُمُ اللّٰہَ شَفَاعَتِیۡ.

جو اس بات پر خوش ہو کہ وہ میری طرح زندگی بسر کرے

اور میری طرح مرے اور اس جنت عدن میں رہے جس
کے درختوں کو میرے پروردگار نے لگایا ہے پس وہ میرے
بعد حضرت علی علیہ السلام اور ان کے دوستوں سے محبت کرے
اور میرے بعد میرے اہل بیت (علیہم السلام) کی پیروی
کرے کیونکہ وہ میری عترت ہیں، وہ میری طینت سے
پیدا کئے گئے ہیں، انھیں میری فہم اور میرا علم دیا گیا ہے پس
میری امت کے جو لوگ ان کی فضیلت کو جھٹلائیں ان پر
وائے ہو ایسے لوگوں کا رشتہ مجھ سے ٹوٹ جائے گا ان کے
لئے خدا سے میری کوئی شفاعت نہیں ہوگی.

(کنز العمال: ۶/ ۲۱۷، ح ۳۸۱۹؛ منتخب کنز العمال، مسند احمد کے حاشیہ پر: ۵/ ۹۴؛ شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید: ۲/ ۴۵۰)

﴾حدیث نمبر ۲۵﴿

﴾علی علیہ السلام کا محبّ، جنتِ خلد میں ساکن ہوگا﴿

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ:

مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّحْیٰ حَیَاتِیْ وَ یَمُوْتَ مَیْتَتِیْ وَ یَدْخُلَ الْجَنَّةَ الَّتِیْ وَعَدَنِیْ رَبِّیْ وَ هِیَ جَنَّةُ الْخُلْدِ فَلْیَتَوَلَّ عَلِیّاً وَّ ذُرِّیَّتَهٗ مِنْ بَعْدِهٖ فَاِنَّهُمْ لَنْ یُّخْرِجُوْکُمْ مِنْ بَابِ هُدی وَلَنْ یُّدْخِلُوْکُمْ بَابَ ضَلَالَةٍ.

جسے یہ پسند ہو کہ وہ میری طرح زندگی بسر کرے اور میری طرح اسے موت آئے اور اس جنت میں داخل ہو جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا جو ہمیشہ رہنے والی ہے

وہ حضرت علی علیہ السلام اور ان کے بعد ان کی ذریت سے دوستی کرے کیونکہ یہ لوگ تمھیں باب ہدایت سے خارج نہیں کریں گے اور کبھی باب ضلالت و گمراہی میں داخل نہیں کریں گے.

(کنز العمال: ۶/۱۵۵، ح ۲۵۷۸؛ منتخب کنز العمال، مسند احمد ابن حنبل کے حاشیہ پر: ۵/۹۴ سطر آخر؛ الاصابہ عسقلانی: ۲/۴۸۵)

﴿حدیث نمبر۲۶﴾

﴿علی علیہ السلام کی راہ پر چلو اُن کی راہ، راہِ ہدایت ہے﴾

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ:

یَا عَمَّارُ! اِذَا رَاَیۡتَ عَلِیّاً قَدۡ سَلَکَ وَادِیاً وَّ سَلَکَ النَّاسُ وَادِیاً غَیۡرَہٗ فَاسۡلُکۡ مَعَ عَلِیٍّ وَّ دَعِ النَّاسَ فَاِنَّہٗ لَنۡ یَّدُلُّکَ عَلٰی رَدًی وَ لَنۡ یُّخۡرِجَکَ مِنۡ ھُدًی.

اے عمارؓ! جب دیکھنا کہ حضرت علی علیہ السلام کسی راستہ پر ہیں اور لوگ دوسرے راستہ پر ہیں تو تم علی علیہ السلام کی راہ پر لگ جانا اور لوگوں کو چھوڑ دینا

کیونکہ وہ کبھی پستی کی طرف تمھاری ہدایت نہیں کریں گے
اور کبھی راہ ہدایت سے خارج نہیں گریں گے.

(کنز العمال: ۱۵۶/۶)

﴿حدیث نمبر۲۷﴾

﴿علی علیہ السلام کی ہتھیلی عدالت میں میری ہتھیلی جیسی ہے﴾

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ:

كَفِّيْ وَ كَفُّ عَلِيٍّ فِي الْعَدْلِ سَوَآءٌ.

میری اور حضرت علی علیہ السلام کی ہتھیلی عدالت میں برابر ہے.

(کنز العمال:۶/۱۵۳، ح۲۵۳۹)

﴿حدیث نمبر۲۸﴾

﴿فاطمہؑ! تمھارے شوہر کو خدا نے منتخب کیا ہے﴾

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ لِفَاطِمَۃَ عَلَیْہَا السَّلَامُ:

یَا فَاطِمَۃُ ! اَمَا تَرْضَیْنَ اَنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَ جَلَّ اِطَّلَعَ عَلٰی اَھْلِ الْاَرْضِ فَاخْتَارَ رَجُلَیْنِ اَحَدُھُمَا اَبُوْکِ وَ الْآخَرُ بَعْلُکِ.

اے فاطمہ! (علیہا السلام) کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ خداوند عالم نے تمام اہل زمین پر نظر دوڑائی تو ان میں سے صرف دو (۲) لوگوں کو منتخب کیا ایک تمھارے باپ کو اور دوسرے تمھارے شوہر کو.

(مستدرک حاکم: ۱۲۹/۳)

اکثر مولفین سنن کے نزدیک یہ حدیث ''صحیح'' ہے.

﴿حدیث نمبر۲۹﴾

﴿علی علیہ السلام ہادی و رہنما ہیں﴾

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ:

اَنَاۡ الۡمُنۡذِرُ وَ عَلِیٌّ الۡھَادِ وَ بِکَ یَا عَلِیُّ !

یَھۡتَدِی الۡمُھۡتَدُوۡنَ مِنۡ بَعۡدِیۡ.

میں ڈرانے والا ہوں اور حضرت علی علیہ السلام ہدایت کرنے والے ہیں، علی! (علیہ السلام) میرے بعد ہدایت پانے والے تم سے ہدایت حاصل کریں گے.

(کنز العمال:۶/۱۵۷، ح۲۶۳۱)

﴿حدیث نمبر ٣٠﴾

﴿علیؑ! صرف تم کو اور مجھ کو مسجد میں جنب ہونے کا حق ہے﴾

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ لِعَلِیٍّ عَلَیۡہِ السَّلامُ: یَا عَلِیُّ! لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنۡ یَّجۡنُبَ فِی الۡمَسۡجِدِ غَیۡرِیۡ وَ غَیۡرُکَ. علیؑ! میرے اور تمہارے علاوہ کسی کے لئے بھی یہ جائز نہیں ہے کہ وہ مسجد میں مجنب ہو.

(مسند احمد ابن حنبل: ١/٣٣٠؛ خصائص العلویہ، نسائی: ص٦؛
مستدرک حاکم: ٣/١٢٣؛ فضائل سنن ترمذی: ٤٠/
کنز العمال: ١١/٩٩٩؛ تفسیر ابن کثیر: ١/٥١٣)

حاکم اور ذہبی نے اس حدیث کو ''صحیح'' بتایا لیکن بخاری اور مسلم نے اسے نقل نہیں کیا ہے.

﴿حدیث نمبر ۳۱﴾

﴿علی علیہ السلام میری امت پر حجت ہیں﴾

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ:

اَنَا وَ ھٰذَا (یَعۡنِیۡ عَلِیّاً)

حُجَّۃٌ عَلٰی اُمَّتِیۡ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ.

میں اور یہ (علی علیہ السلام) ہم دونوں قیامت کے دن اپنی امت پر حجت ہیں.

(کنز العمال: ۶/۱۵۷، ح ۲۶۳۲)

﴿حدیث نمبر ۳۲﴾

﴿جنت کے دروازہ پر لکھا ہے: علی علیہ السلام رسولؐ کے بھائی ہیں﴾

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ:

مَکْتُوْبٌ عَلٰی بَابِ الْجَنَّۃِ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ اَخُو رَسُوْلِ اللّٰہِ.

جنت کے دروازہ پر یہ لکھا ہوا ہے:

خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا کے رسول ہیں اور حضرت علی علیہ السلام جناب رسول خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی ہیں.

(المعجم الاوسط طبرانی: ۳۴۳/۵؛ کنز العمال: ۱۵۹/۶)

﴿حدیث نمبر ۳۳﴾

﴿ساق عرش پر لکھا ہے: میں نے علی علیہ السلام کے ذریعہ نبیؐ کی مدد کی﴾

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ:

مَکۡتُوۡبٌ عَلٰی سَاقِ الۡعَرۡشِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ اَیَّدۡتُّہٗ بِعَلِیٍّ وَّ نَصَرۡتُہٗ بِعَلِیٍّ.

ساق عرش پر یہ لکھا ہوا ہے:

خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں میں نے حضرت علی علیہ السلام کے ذریعہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تائید کی اور ان کے ذریعہ ان کی مدد بھی کی.

(المعجم الکبیر طبرانی:۲۲/۲۰۰؛ کنز العمال:۶/۱۵۸)

﴿حدیث نمبر ۳۴﴾

﴿علی علیہ السلام تمام بزرگ انبیاء کے صفات کا مظہر ہیں﴾

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ:

مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی نُوْحٍ فِیْ عَزْمِہٖ وَ اِلٰی آدَمَ فِیْ عِلْمِہٖ وَ اِلٰی اِبْرَاھِیْمَ فِیْ حِلْمِہٖ وَ اِلٰی مُوْسٰی فِیْ فِطْنَتِہٖ وَ اِلٰی عِیْسٰی فِیْ زُھْدِہٖ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ.

جو حضرت نوح علیہ السلام کا عزم، حضرت آدم علیہ السلام کا علم، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا حلم، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہوشیاری، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زہد دیکھنا چاہتا ہے

وہ حضرت علی بن ابی طالب (علیہما السلام) کی طرف دیکھے.

(شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید معتزلی: ۴۴۹/۲، ح۴؛ تفسیر کبیر، امام فخر رازی، ۲۲۸/۲ در ذیل آیت مباہلہ؛ فتح الملک: ص ۳۴؛ ینابیع المودۃ: ۳۶۳/۱)

شیخ العرفاء محی الدین عربی ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے یہ اعتراف کیا ہے: ''حضرت علی علیہ السلام تمام انبیاء علیہم السلام کے جامع الاسرار تھے'' جیسا کہ عارف شعرانی نے الیواقیت والجواہر کی مبحث ۳۲ میں صفحہ ۱۷۲ پر ان سے نقل کیا ہے.

﴿حدیث نمبر ۳۵﴾

﴿علیؑ! تمھارے اندر عیسیٰ علیہ السلام کی مثل موجود ہے﴾

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ لِعَلِیٍّ عَلَیۡہِ السَّلامُ:
یَا عَلِیُّ! اِنَّ فِیۡکَ مِنۡ عِیۡسٰی مَثَلاً اَبۡغَضَتۡہُ الۡیَھُوۡدُ حَتّٰی بَھَّتُوا اُمَّہٗ وَ اَحَبَّہُ النَّصَارٰی حَتّٰی اَنۡزَلُوۡہُ بِالۡمَنۡزِلَۃِ الَّتِیۡ لَیۡسَ بِھَا:

علیؑ! تمھارے اندر حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسی بات پائی جا رہی ہے یہودیوں نے ان سے دشمنی کی یہاں تک کہ ان کی ماں پر تہمت لگا دی اور نصرانیوں نے ان سے ایسی (شدید) محبت کی کہ انھیں لا کر اس (خدائی کے) مقام پر کھڑا کر دیا جو ان کی جگہ نہ تھی. (مستدرک حاکم: ۱۲۲/۳)

﴿حدیث نمبر۳۶﴾

﴿علی علیہ السلام نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے میں سبقت کی﴾

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ:

اَلسَّبَقُ ثَلَاثَةٌ اَلسَّابِقُ اِلٰی مُوْسٰی یُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ وَّ السَّابِقُ اِلٰی عِیْسٰی صَاحِبُ یَاسِیْنَ وَ السَّابِقُ اِلٰی مُحَمَّدٍ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ.

سبقت کرنے والے تین (۳) افراد ہیں:

۱۔ یوشع بن نون: جنھوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سبقت کی.

۲۔ صاحبِ یاسین: جنھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سبقت کی.

۳۔ حضرت علی علیہ السلام بن ابی طالب علیہ السلام جنھوں نے

محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی طرف سبقت کی.

اس حدیث کو طبرانی اور ابن مردویہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ

سے اور دیلمی نے عائشہ سے نقل کیا ہے اور یہ حدیث،

مستفیض ہے.

﴿حدیث نمبر۳۷﴾

﴿علی علیہ السلام تمام صدیقین سے افضل ہیں﴾

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ:

اَلصِّدِّیْقُوْنَ ثَلاثَۃٌ: حَبِیْبُ النَّجَّارِ مُوْمِنُ آلِ یَاسِیْن "قَالَ: یَاقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ" وَ حِزْقِیْلُ مُومِنُ آلِ فِرْعَوْن "قَالَ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلاً اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰہُ" وَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَ ھُوَ اَفْضَلُھُمْ.

صدیق تین (۳) افراد ہیں:

۱۔حبیب نجار: مومن آل یاسین جنھوں نے کہا: "اے میری قوم کے لوگو! پیغمبروں کی پیروی کرو۔"

۲۔حزقیل مومن آل فرعون جنھوں نے کہا:''کیا تم لوگ ایسے شخص کو قتل کرو گے جو یہ کہہ رہا ہے کہ میرا پروردگار خدا ہے؟!''

۳۔حضرت علی بن ابی طالب (علیہما السلام) اور یہ ان سب سے افضل ہیں.

(صواعق: باب ۹،فصل ۲،ص ۴۷، ح ۳۰،۳۱)

اس حدیث کو ابو نعیم اور ابن عسا کر نے ابو یعلی سے مرفوعاً نقل کیا ہے اور ابن نجار نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی مرفوعاً نقل کیا ہے.

﴿حدیث نمبر۳۸﴾

﴿علیؑ! یہ امت تم سے غداری کرے گی﴾

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ لِعَلِیٍّ عَلَیۡہِ السَّلَامُ:

اِنَّ الۡاُمَّۃَ سَتَغۡدِرُ بِکَ بَعۡدِیۡ وَ اَنۡ تَعِیۡشَ عَلٰی مِلَّتِیۡ وَ تُقۡتَلَ عَلٰی سُنَّتِیۡ مَنۡ اَحَبَّکَ اَحَبَّنِیۡ وَ مَنۡ اَبۡغَضَکَ اَبۡغَضَنِیۡ وَ اِنَّ ھٰذِہٖ سَتُخۡضَبُ مِنۡ ھٰذَا(یَعۡنِیۡ لِحۡیَتَہٗ مِنۡ رَّاسِہٖ).

یقیناً میرے بعد امت تمھارے ساتھ غداری و بے وفائی کرے گی، تم میرے آئین کے مطابق زندگی بسر کرو گے اور میری سنت پر شہید کئے جاؤ گے جو تم سے محبت کرے گا

وہ مجھ سے محبت کرے گا اور جو تم سے دشمنی کرے گا وہ مجھ سے دشمنی کرے گا، عنقریب تمھاری یہ داڑھی تمھارے سر کے خون سے رنگین ہوگی.

(مستدرک حاکم: ۱۴۷/۳؛ منتخب کنزالعمال، مسند احمد ابن حنبل کے حاشیہ پر: ۴۳۵/۵)

حاکم اور ذہبی دونوں نے اعتراف کیا کہ یہ حدیث "صحیح" ہے.

﴿حدیث نمبر۳۹﴾

﴾علی علیہ السلام تاویل قرآن پر جنگ کریں گے﴿

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ:

اِنَّ مِنۡکُمۡ مَّنۡ یُّقَاتِلُ عَلٰی تَاوِیۡلِ الۡقُرۡآنِ کَمَا قَاتَلۡتُ عَلٰی تَنۡزِیۡلِہٖ فَاسۡتَشۡرَفَ لَھَا الۡقَومُ وَ فِیۡھِمۡ اَبُوۡبَکۡرٍ وَّ عُمَرُقَالَ اَبُو بَکۡرٍ :اَنَاۡھُوَ! قَالَ:لَا ! قَالَ عُمَرُ:اَنَاۡ ھُوَ! قَالَ:لَا ! وَلٰکِنۡ خَاصِفَ النَّعۡلِ (یَعۡنِی عَلِیّاً).

ایک دن پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان فرمایا: تمھارے درمیان ایک ایسا شخص ہے

جوتاویل قرآن پر جنگ کرے گا جیسا کہ میں نے تنزیل قرآن پر جنگ کی. یہ سن کر پوری قوم کے لوگوں نے اپنی اپنی گردنیں بلند کر دیں ابوبکر اور عمر بھی موجود تھے ابوبکر نے کہا: وہ میں ہوں؟ فرمایا: نہیں! عمر نے کہا: میں ہوں؟ فرمایا: نہیں! یہ وہ شخص ہے جو جوتوں میں پیوند لگا رہا ہے یعنی علی علیہ السلام. (اُس وقت حضرت علی علیہ السلام جوتوں میں پیوند لگانے میں مشغول تھے)

(مستدرک حاکم: ۱۲۲/۳؛ مسند احمد ابن حنبل: ۳۳/۳، ۸۲؛ حلیۃ الاولیاء: ۶۷/۱؛ صحیح ابن حبان: ۳۸۵/۱۵؛ شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید معتزلی: ۲۷۷/۲؛ کنز العمال: ۱۵۵/۶)

حاکم اور ذہبی نے کہا: یہ حدیث بخاری اور مسلم کے شرائط کے مطابق ''صحیح'' ہے لیکن اس کے باوجود بھی انھوں نے اپنی کتابوں میں نقل نہیں کیا ہے۔

﴿حدیث نمبر۴۰﴾

﴿علیؑ! تم سات (۷) صفات میں ممتاز ہو﴾

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

يَا عَلِيُّ! اَخْصِمُکَ بِالنُّبُوَّةِ فَلَانُبُوَّةَ بَعْدِیْ وَ تَخْصِمُ النَّاسَ بِسَبْعٍ اَنْتَ اَوَّلُهُمْ اِيْمَاناً بِاللّٰهِ وَ اَوْفَاهُمْ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَقْوَمُهُمْ بِاَمْرِ اللّٰه وَ اَقْسَمُهُمْ بِالسَّوِيَّةِ وَ اَعْدَلُهُمْ فِی الرَّعِيَّةِ وَ اَبْصَرُهُمْ بِالْقَضِيَّةِ وَ اَعْظَمُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ مَزِيَّةً.

علیؑ! میرا امتیاز تمھارے اوپر نبوت کی وجہ سے ہے پس میرے بعد نبوت کا سلسلہ ختم ہو جائے گا اور تمھارا امتیاز

لوگوں پر سات (۷) چیزوں کی وجہ سے ہے:

(۱) سب سے پہلے تم خدا پر ایمان لائے.

(۲) خدا سے کئے ہوئے عہد و پیمان کے سب سے زیادہ وفادار تم ہو.

(۳) امر خدا کے سلسلہ میں سب سے زیادہ زبردست ہو.

(۴) بیت المال کو برابر تقسیم کرنے میں سب سے بہتر ہو.

(۵) لوگوں کے درمیان سب سے زیادہ عدالت پسند ہو.

(۶) قضاوت و فیصلہ میں سب سے زیادہ بابصیرت ہو.

(۷) خدا کے نزدیک جو تمھاری خصوصیت ہے وہ سب سے عظیم ہے.

(حلیۃ الاولیاء: ۱/۶۵؛ کنز العمال: ۶/۱۵۶)

نوٹ: حدیث میں مولائے کائنات علیہ السلام کی سات (۷) خصوصیات کا ذکر ہے مگر فارسی ترجمہ میں دو (۲) کم ہیں لہذا عربی سے ان دونوں کا اضافہ کیا گیا۔ (کتب خانہ حضرت آیت اللہ العظمیٰ آقائے سید محمد رضا گلپائگانی رحمۃ اللہ علیہ قم مقدسہ ۲ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ)

منابع

۱۔المراجعات: آیت اللہ سید عبدالحسین شرف الدین موسویؒ، دار احیاء العلوم ۱۹۵۸ء الطبعة الرابعة.اس نسخہ میں آیت اللہ علم الہدیٰ شیخ مرتضیٰ آل یاسین نے ۱۹۴۶ء میں مؤلف محترم کے حالات بھی لکھے ہیں.

۲۔المراجعات: سید عبدالحسین شرف الدین موسوی مترجم فارسی: محمد جعفر امامی، ناشر: شرکت چاپ ونشر بین الملل وابستہ بہ مؤسسہ انتشارات امیر کبیر تہران ایران، طبع چہارم زمستان ۱۳۸۳ھ شمسی.

(وزیری ۵۵۸ص)